بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیّ علی الصّلوٰۃ پر کھڑے ہونے کا مسئلہ



مولانا زین العابدین القاسمی

نواب گنج علی آباد ضلع بہرائچ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِقامت (تکبیر) کے وقت حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ پر کھڑے ہونے کے مسئلہ میں بریلوی حضرات کے یہاں بہت شِدَّت پائی جاتی ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اِقامت (تکبیر) کے شروع ہوتے ہی کھڑا ہو جائے تو امام بڑی سختی کے ساتھ اُس کو بٹھانے کی کوشش کرتا ہے، اور اِس مسئلہ کو دیوبندی بریلوی اِختلاف کی بُنیاد سمجھا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ بسا اوقات بریلوی حضرات کی جانب سے اِس مسئلہ پر مُناظرہ کی دعوت بھی دی جاتی ہے۔

آیئے! میں بریلوی حضرات ہی کی کتابوں سے یہ ثابت کرتا ہوں کہ اِس مسئلہ میں سختی کرنے کی کوئی گُنجائش ہی نہیں ہے، اور نہ یہ اِتنا اَہم مسئلہ ہے جتنا کہ بریلوی حضرات نے بنا دیا ہے، اور نہ ہی اِس مسئلہ کی وجہ سے کسی سے اختلاف کیا جا سکتا ہے، اور ساتھ ہی یہ بھی ثابت کروں گا کہ اِس مسئلہ میں بریلوی علماء و مُفتِیان نے دھوکا دیا ہے۔

مولوی احمد رضا خان بریلوی کے خلیفۂ خاص اور بریلوی

مکتبۂ فکر کے بڑے عالم مفتی محمد امجد علی گھوسوی اپنی کتاب ''بہارِ شریعت''
میں ''**نماز کے مُستَحَبّات**'' کے عُنوان کے تحت لکھتے ہیں:
(۱۱) جب مُکَبِّر حَیَّ عَلیَ الْفَلَاحِ کہے تو امام و مُقتدی سب کا کھڑا ہو
جانا۔ (بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۱۰۷) اِس حوالہ سے یہ ثابت ہوا کہ حَیَّ
عَلیَ الْفَلَاح پر کھڑا ہونا مُستَحَب ہے، اب اِسی کتاب کے حوالے سے
دیکھئے کہ مُستحب کسے کہتے ہیں؟ تو لیجئے! اسی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ ''
مُستحب: وہ کہ نظرِ شرع (شریعت کی نظر) میں پسند ہو، مگر ترک
(چھوڑنے) پر کچھ ناپسندی نہ ہو،.... اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر
مُطلقاً (بالکل) کچھ نہیں'' (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ ۵) مولوی احمد رضا
خان بریلوی لکھتے ہیں کہ ''مستحب بات: کیجئے تو بہتر، نہ کیجئے تو گناہ
نہیں'' (احکام شریعت حصہ سوم صفحہ ۲۸۴) اِس سے معلوم ہوا کہ حَیَّ عَلیَ
الْفَلَاح پر کھڑا نہ ہونے پر شریعت کی نظر میں کچھ ناپسندی نہیں ہے، اور
نہ کوئی گناہ نہیں، کیونکہ حَیَّ عَلیَ الْفَلَاح پر کھڑا ہونا مستحب ہے، اور
حَیَّ عَلیَ الْفَلَاح پر کھڑا نہ ہونا مستحب کو چھوڑنا ہے، اور مستحب کے

چھوڑنے پر شریعت کی نظر میں نہ کچھ ناپسندی ہے اور نہ کوئی گناہ ہے، جیسا کہ ابھی گذرا، تو جس مسئلہ کے بارے میں شریعت کی نظر میں ناپسندی نہ ہو، اور اُس کے نہ کرنے پر کوئی گناہ بھی نہ ہو، تو اُس مسئلہ میں اِتنی شِدَّت اور سختی کی گنجائش ہرگز نہیں ہوسکتی ہے، اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر کھڑا نہ ہونے والے کو برا بھلا بھی نہیں کہا جا سکتا ہے، جیسا کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی نے خود ایک مسئلہ میں تسلیم کیا ہے کہ مُستحب کو نہ کرنے والا ہرگز قابلِ مَلامت نہیں کیونکہ مستحب کا مقام و درجہ یہی ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد۵ صفحہ ۴۱۴)

چونکہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر کھڑا ہونا مُستحب ہے، اس لئے اس مسئلہ میں سختی کی گنجائش نہیں تھی تو بریلوی علماء و مُفتِیان نے اِس مسئلہ کا رُخ ہی بدل دیا، اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ ''کھڑے ہو کر تکبیر سننا مکروہ ہے'' چنانچہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں ''تکبیر کھڑے ہو کر سننا مکروہ ہے'' (فتاوی رضویہ جلد ۵ صفحہ ۴۱۹) اسی طرح مرکزی دارالافتاء بریلی سے جاری ہونے والے ایک فتوے میں لکھا ہے

’’کھڑے ہوکر تکبیر سننا مکروہ‘‘ (فتاوی بریلی شریف صفحہ ٦٦) ظاہر سی بات ہے کہ جو حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر کھڑے ہونے کے بجائے تکبیر شروع ہوتے ہی کھڑا ہو جائے گا وہ تکبیر کھڑے ہوکر سنے گا، تو بریلوی علماء و مفتیان نے اِس کو مکروہ قرار دیدیا، یہاں مکروہ سے کیا مراد ہے؟ مکروہ تحریمی یا مکروہ تنزیہی؟ تو اِس کا فیصلہ مولوی احمد رضا خان بریلوی نے خود کر دیا ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں ’’مطلق (مکروہ) بولنے کے وقت کراہت تحریمیہ (مکروہ تحریمی) ہی مراد ہوتی ہے‘‘ (فتاوی رضویہ جلد ۱ صفحہ ۹۱۱، ۹۱۶) اب آیئے! دیکھتے ہیں کہ کیا واقعی کھڑے ہوکر تکبیر سننا مکروہ تحریمی ہے؟ یا بریلوی علماء و مفتیان نے صرف دھوکہ دیا ہے؟

تو دیکھئے! بہار شریعت کے حوالے سے پیچھے یہ بات گذر چکی ہے کہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر کھڑا ہونا مُستحب ہے، تو جو حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر کھڑا ہوگا وہ تکبیر بیٹھ کر سنے گا، گویا بیٹھ کر تکبیر سننا مستحب ہوا، اسی لئے مولوی احمد رضا خان بریلوی نے لکھا ہے کہ ’’تکبیر بیٹھ کر سنیں، حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر کھڑے ہوں‘‘ (فتاوی رضویہ جلد ۵ صفحہ ۴۲۱) تو جو

کھڑے ہو کر تکبیر سنتا ہے وہ مُستحب (بیٹھ کر تکبیر سننے) کو چھوڑتا ہے، اب یہ دیکھنا ہے کہ ”کیا مُستحب کو چھوڑنا مکروہ تحریمی ہے؟“ تو یہ دیکھئے! مولوی احمد رضا خان بریلوی خود لکھتے ہیں کہ ”ترکِ مستحب (مستحب کو چھوڑنا) مُستلزِمِ کراہتِ تنزیہ بھی نہیں کراہت تحریمی تو بڑی چیز“ (فتاوی رضویہ جلد ۶ صفحہ ۶۴) جب مولوی احمد رضا خان بریلوی خود کہہ رہے ہیں کہ مستحب کو چھوڑنا مکروہ تحریمی تو بڑی چیز مکروہ تنزیہی بھی نہیں ہے، تو پھر کھڑے ہو کر تکبیر سننا مکروہ تحریمی کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ صرف فتنہ پیدا کرنے کے لئے دھوکا دیا گیا ہے، کیونکہ تفصیل کے ساتھ ثابت کر چکا ہوں کہ تکبیر بیٹھ کر سننا مستحب ہے، اور مستحب کو چھوڑنا نہ مکروہ تحریمی ہے نہ مکروہ تنزیہی۔

اور کھڑے ہو کر تکبیر سننے کو مکروہ ثابت کرنے کے لئے مولوی احمد رضا خان بریلوی نے جو دلیل دی ہے، آیئے! اُس کا بھی جائزہ لیتے ہیں، وہ لکھتے ہیں ”جامع المضمرات وعالمگیریہ وردالمحتار میں ہے ...... جب کوئی نمازی تکبیر کے وقت آئے تو اُس کیلئے کھڑے ہو کر

انتظار کرنا مکروہ ہے، لیکن بیٹھ جائے پھر جب مؤذن حی علی الفلاح کہے تو کھڑا ہو جائے'' (فتاوی رضویہ جلد۵ صفحہ ۳۸۰) اس عبارت میں کہیں نہیں لکھا ہے کہ کھڑے ہو کر تکبیر سننا مکروہ ہے، بلکہ یہ لکھا ہے کہ ''کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے'' اور اگر مان لیا جائے کہ کھڑے ہو کر انتظار کرنے کی صورت میں کھڑے ہو کر تکبیر سننا پایا گیا تو بھی جامع المضمرات و عالم گیریہ و رد المحتار کی عبارت میں ''مکروہ'' سے نہ مکروہ تحریمی مراد لیا جا سکتا ہے نہ تنزیہی، کیونکہ یہ بات گذر ہی چکی ہے کہ مستحب کا چھوڑنا مکروہ نہیں ہے، بلکہ اس عبارت میں مکروہ سے مراد ترک افضل (افضل کا چھوڑنا) ہے، جو کہ حقیقت میں مکروہ نہیں ہے، لہٰذا کھڑے ہو کر تکبیر سننے کو مکروہ ثابت کرنے کے لئے جامع المضمرات و عالم گیریہ و رد المحتار کی عبارت پیش کر کے مولوی احمد رضا خان بریلوی نے صریح دھوکا دیا ہے۔

اور اگر کوئی یہ کہے کہ کھڑے ہو کر تکبیر سننا مکروہ تحریمی نہیں بلکہ مکروہ تنزیہی ہے، تو میں کہوں گا کہ فتاوی رضویہ کے حوالے سے پیچھے

یہ گزر چکا ہے کہ مستحب کو چھوڑنا مکروہ تنزیہی بھی نہیں ہے، تو کیسے کھڑے ہوکر تکبیر سننے کو مکروہ تنزیہی کہہ سکتے ہو؟ اور کوئی ضد ہی کر لے کہ ہم مکروہ تنزیہی ہی کہیں گے تب بھی اس مسئلہ میں شِدَّت (سختی) کی گنجائش نہیں ہے، کیونکہ مولوی احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں کہ ”مکروہ تنزیہی: نہ کیجئے تو بہتر، کیجئے تو گناہ نہیں“ (احکام شریعت حصہ سوم صفحہ ۲۸۴) توحَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ پر کھڑا نہ ہونا گناہ ہی نہیں تو اس میں سختی کرنے کی بھی گنجائش نہیں، اور مکروہ تنزیہی کام تو مولوی احمد رضا خان بریلوی بھی کرتے تھے، چنانچہ وہ حقّہ پینے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ”ہاں بنظرِ بعض وجوہ اسے (حقّہ پینے کو) مکروہ تنزیہی کہہ سکتے ہیں“ (احکام شریعت حصہ سوم صفحہ ۲۸۴) اور مولوی احمد رضا خان خود حقّہ پیتے تھے جیسا کہ وہ خود بتاتے ہیں کہ ”ہاں (میں) حقّہ پیتے وقت (بسم اللہ) نہیں پڑھتا“ (ملفوظات اعلیحضرت حصہ دوم صفحہ ۱۹۹) تو مولوی احمد رضا خان بریلوی مکروہ تنزیہی کام کریں تو کوئی بات نہیں اور اگر کوئی دوسرا کرے تو اُس سے لڑائی؟ جبکہ تکبیر کھڑے ہوکر سننا مکروہ تنزیہی بھی نہیں ہے، یہ تو دھوکا دیا

گیا ہے۔اور حقہ پینے کوتو بہت سے علماء نے مکروہ قرار دیا ہے،اس کے لئے احکام شریعت ہی کا مطالعہ کرلیا جائے۔

میں نے یہاں تک بریلوی علما و مُفتیان ہی کی کتابوں سے ثابت کیا ہے، اِس سے یہ بات بھی خوب واضح ہوگئی کہ بریلوی علماء ومفتیان ایک جگہ کچھ لکھتے ہیں دوسری جگہ کچھ لکھتے ہیں، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی ہی بات سے پھنس جاتے ہیں، اس کی ایک دلیل اور دیتا ہوں، مولوی احمد رضا خان بریلوی ایک جگہ لکھتے ہیں ''امام اور نمازی حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ پر کھڑے ہوں'' اسی کے آگے چل کر پھر لکھتے ہیں ''جب اقامت کہنے والا حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو اُس وقت امام اور تمام نمازی کھڑے ہوں'' (فتاوی رضویہ جلد۵ صفحہ ۳۸۰) اور دوسری جگہ کوئی سوال کرتا ہے ''تکبیر کے شروع ہونے کے وقت امام ومقتدی کو کھڑا رہنا چاہئے یا بیٹھ جانا چاہئے؟'' تو جواب دیتے ہیں ''امام کے لئے اس میں کوئی خاص حکم نہیں، مقتدیوں کو حکم ہے کہ تکبیر بیٹھ کر سنیں، حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر کھڑے ہوں'' (فتاوی رضویہ جلد۵ صفحہ ۴۲۱)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں ''یوں ہی بعد خطبہ (جمعہ) اُسے (امام) کو اختیار ہے (یعنی امام چاہے تو جمعہ کا خطبہ دینے کے بعد بیٹھ جائے اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ پر کھڑا ہو، یا چاہے تو شروع ہی سے کھڑا ہو جائے) کہیں منقول نہیں کہ خطبہ فرما کر تکبیر تک جلوس فرماتے (بیٹھے رہتے) یہ حکم (یعنی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ تک بیٹھا رہنا) قوم (مقتدیوں) کے لئے ہے'' (فتاوی رضویہ جلد ۵ صفحہ ۴۱۹) دیکھو! دو جگہ لکھ رہے ہیں کہ امام اور مقتدی سب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ پر کھڑے ہوں، اور دو جگہ لکھ رہے ہیں کہ امام کے لئے اس مسئلہ میں کوئی حکم ہی نہیں، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ پر کھڑا ہونے کا حکم صرف مقتدیوں کے لئے ہے، یہ ہے بڑے حضرت کے علم کا حال!!!

لطیفہ : اِقامت (تکبیر) تو اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر سے لے کر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تک کے ۱۷ کَلِمات کا نام ہے، تو جو شخص حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ پر کھڑا ہوتا ہے وہ بھی تو آدھی تکبیر سے زیادہ ۹ کلمات کھڑے ہو کر ہی سنتا ہے، ایک طرف تو کہا جا رہا ہے کہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ پر کھڑے

ہوں اور دوسری طرف یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ کھڑے ہوکر تکبیر سننا مکروہ ہے، تو حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ کے بعد جو کلمات ہیں کیا وہ تکبیر نہیں ہیں؟ کیا اُس کو کھڑے ہوکر نہیں سنا جا رہا ہے؟

جو لوگ حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ پر کھڑا ہونے پر زور دیتے ہیں وہ یہ بھی جان لیں کہ جیسے حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ پر کھڑا ہونا مستحب ہے ایسے ہی قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃ پر نماز شروع کرنا بھی مستحب ہے، (بہار شریعت حصہ سوم ۵۳۸، فتاوی رضویہ جلد۵ صفحہ ۳۸۰) کیا کسی بریلوی مسجد میں قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃ پر نماز شروع کی جاتی ہے؟ یا قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃ پر نماز شروع کرنے پر زور دیا جاتا ہے؟ یہ کیا بات ہوئی کہ ایک مستحب کے کرنے پر جو لوگ اِتنا زور دیتے ہیں کہ لڑائی جھگڑے کی نوبت آ جائے خود اُنہیں لوگوں کا اُسی کے بعد دوسرے مستحب پر کوئی عمل ہی نہیں؟

آخر میں یہ عرض کرتا چلوں کہ جو لوگ حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ پر کھڑے ہونے کے بجائے تکبیر کے شروع ہوتے ہی کھڑے ہو جاتے

ہیں اُس کی کیا وجہ ہے؟ یہاں پر دو چیزیں ہیں (۱) **حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ** پر کھڑا ہونا، اور یہ مستحب ہے، (۲) تسویۂ صُفوف یعنی صفوں کو درست کرنا، خالی جگہوں کو پُر کرنا، اور یہ سنت مؤکدہ ہے، اِس کا درجہ مستحب سے بڑا ہے، تو سنت مؤکدہ پر عمل کرنے کے لئے مستحب کو چھوڑ دیا جاتا ہے، کیونکہ مستحب کو چھوڑنا نہ مکروہ تحریمی ہے، نہ تنزیہی، جب کہ سنت مؤکدہ کا چھوڑنا اِساءَت ہے، جس کا درجہ مکروہ تنزیہی سے بڑا ہے، (بہارشریعت حصہ دوم صفحہ۵) جن مسجدوں میں لوگ **حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ** پر کھڑے ہوتے ہیں، وہاں کی حالت یہ ہوتی ہے کہ تکبیر ختم ہو جاتی ہے، امام نماز شروع کر دیتا ہے اور مقتدی حضرات ابھی تک صف درست کرنے میں ہی لگے رہتے ہیں، جب کہ مقتدیوں کا امام کے ساتھ نماز شروع کرنا بھی مستحب ہے، اور جو لوگ تکبیر شروع ہوتے ہی کھڑے ہو جاتے ہیں وہ لوگ عموماً تکبیر ختم ہونے سے پہلے صفیں درست کر کے امام کے ساتھ ہی نماز شروع کر دیتے ہیں۔